سوال

(120)نکاح حلالہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک خاتون جوچار بچوں کی ماں ہے اوراپنے شوہر سے بھی محبت کرتی ہے بعض شدید اختلافات کی بنا پر شوہر نے اسے تینوں طلاقیں دے ڈالیں۔ کچھ مدت گزر جانے کے بعد ان دونوں نے از سر نوازدواجی رشتے میں منسلک ہونے کا فیصلہ کیا۔ لیکن حلالے کے بغیر ایسا ممکن نہیں تھاچنانچہ خاتون نے کسی مرد سے ایک ہفتہ کےلیے شادی کی اوراس سے طلاق لے کر دوبارہ اپنے سابق شوہر کی زوجیت میں چلی آئیں کیا شرعاً ایسا کرنا حلال ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دین اسلام نے ازدواجی زندگی کی تعمیر نہایت مضبوط بنیادوں پر کی ہے۔

اس لیے شادی شدہ زندگی میں داخلے کےلیے چندلازمی ارکان وشرائط ہیں اوراسی طرح اس سے نکلنے کےلیے بھی چند شرطیں ہیں جن کا پایا جانا ضروری ہے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"لا تُطَلِّقوا النِّساءَ، إلا مِن رِيبَةٍ"

''یعنی اپنی عورتوں کو صرف اس وقت طلاق دو، جب ان سے کوئی بہت بڑی بداخلاقی سرزد ہو''

اوراس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الطَّلَاقُ" (ابوداود)

''اللہ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ حلال شے طلاق ہے''

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ناپسندیدگی کے باوجود اپنی بیویوں کو طلاق مت دو کیونکہ :

فَإِن كَرِهتُموهُنَّ فَعَسىٰ أَن تَكرَهوا شَيـًٔا وَيَجعَلَ اللَّهُ فيهِ خَيرًا كَثيرًا ١٩ ... سورة النساء

''اگروہ تمھیں ناپسند ہوں تو ہوسکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند ہو مگر اللہ نے اسی میں بہت کچھ بھلائی رکھ دی ہو''

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

"الطَّلَاقُ عَنْ وَطَرٍ"

''یعنی طلاق انتہائی ناگزیر حالت میں دی جاسکتی ہے''

گزشتہ فتوے میں ذکر کرچکا ہوں کہ علماء مندرجہ ذیل حدیث کی بنا پر شدید غصے کی حالت میں دی گئی طلاق کو کالعدم قراردیتے ہیں حدیث ہے :

"لَا طَلَاقَ وَلَا عَتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ" (مسند احمد، ابوداوٗد، حاکم)

''اغلاق کی حالت میں نہ طلاق ہوتی ہے اورنہ غلام کی آزادی''

اب میں ان خاتون کو مخاطب کرکے سوال کرتا ہوں، جنھیں ان کے شوہر نے تین طلاقیں دی ہیں، کیا آپ کے شوہر نے انتہائی غصے کی حالت میں طلاق دی؟ اگر غصے کی حالت میں طلاق دی ہے تو یہ طلاق واقع نہیں ہوئی یا کیا آپ کے شوہر نے اس وقت طلاق دی جب آپ حیض کی حالت میں تھیں یا ایسی پاکی میں طلاق دی جس میں آپ کے شوہر نے آپ سے مباشرت بھی کی ہے تو ایسی طلاق طلاق بدعت کہلاتی ہے اور شریعت میں ایسی طلاق جائز نہیں ہے۔ اس لیے یہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔

اگر آپ کے شوہر نے آپ کو طلاق یوں دی ہے کہ اگر آپ نے فلاں کام کیا یا فلاں سے ملیں یا فلاں کے گھر گئیں تو آپ کو طلاق ہوجائے گی اور پھر اس کے بعد آپ نے وہ کام کرلیا تو اس صورت میں بھی طلاق واقع نہیں ہوئی۔

طلاق واقع ہونے کےلیے ضروری ہے کہ طلاق سوچ سمجھ کر اور کامل ارادے سے دی گئی ہو اور شوہر غصے یا جنون یا نشے کی حالت میں نہ ہو۔

رہی حلالہ کی وہ شکل جو آپ نے لکھی ہے یا تو وہ یقیناً حرام ہے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح حلالہ کرنے اور کروانے والے پر لعنت بھیجی ہے۔ حلالہ کی جائز صورت یہ ہے کہ تین دفعہ کی مطلقہ عورت نہ کسی دوسرے مرد سے شادی اس غرض سے کی ہو کہ اب ہمیشہ اس کے پاس رہنا ہے۔ اس غرض سے نہ کی ہو کہ چند دنوں کے بعد طلاق لے کر پہلے شوہر کے پاس واپس جانا ہے اب اگر اس شادی کے بعد کسی وجہ سے طلاق ہوجاتی ہے تو پھر وہ عورت پہلے شوہر کی زوجیت میں آسکتی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

عورت اور خاندانی مسائل، جلد: 1، صفحہ: 285

محدث فتویٰ